In the Name of the Father and the Son and the Holy Spirit

Biblical Theology of Worship

پرستش کی بائبلی الٰہیات

Lecture No 4

(By: Shoaib Sharoon)

MPhil. in Biblical Studies, FC College, Lahore

عہدِ عتیق میں عبادت (پرستش)

زیادہ تر لوگوں کے لیے پرانا عہد نامہ ایک مشکل اور غیر اہم کتاب محسوس ہوتا ہے۔ خاص طور پر جب اس میں ہیکل، قربانیوں اور کہانت پر زور دیا جاتا ہے، تو یہ جدید اور سیکولر ذہن رکھنے والے لوگوں سے بہت دور نظر آتا ہے۔ لیکن قدیم زمانے میں عبادت کے بارے میں سوچنے کا مرکز یہی چیزیں تھیں، اور ان کو سمجھے بغیر نیا عہد نامہ صحیح طرح سمجھ میں نہیں آتا۔ زیادہ تر کتابیں مسیحی عبادت پر صرف نئے عہد نامے کے زمانے کے اعمال اور باتوں پر توجہ دیتی ہیں، اور ان بنیادی باتوں کو نظر انداز کرتی ہیں جو پرانے اور نئے دونوں عہد ناموں میں مشترک ہیں۔ عبادت کی الٰہیات جاننے کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ خدا کا مکاشفہ، نجات، اسرائیل کے ساتھ عہد، اور خدا کی قوم کا ایک الگ قوم کے طور پر جینا—یہ سب موضوعات عبادت سے کس طرح جڑے ہوئے ہیں۔ جب ان موضوعات کو عبادت کے ساتھ جوڑ کر نئے عہد نامے تک لے جایا جاتا ہے، تو بائبل کی منفرد تعلیم واضح ہو جاتی ہے، خاص طور پر جب اسے قدیم غیر قوموں کی عبادت اور سوچ کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ لیکن کبھی کبھی نیا عہد نامہ عبادت کے بارے میں ایسی بات کرتا ہے جو پرانے عہد نامے سے بہت مختلف معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ دونوں عہد ناموں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں، پھر بھی انجیل نے عبادت کے کئی پرانے طریقوں اور تصورات کو بدل دیا ہے۔ تاریخ میں کئی بار مسیحیوں نے غلطی سے پرانے عہد نامے کے الفاظ اور تصورات کو کلیسیا اور مسیحی عبادت پر لاگو کر دیا۔

قدیم دنیا میں مقدس مقامات

قدیم زمانے کے لوگ یہ جاننا چاہتے تھے کہ دیوتا کہاں رہتے ہیں اور ان کے نام کیا ہیں، تاکہ وہ ان سے رابطہ کر سکیں۔ کچھ جگہیں مقدس سمجھ لی جاتی تھیں اور وہاں قربان گاہیں بنا کر عبادت کی جاتی تھی۔ ہر مندر کے ساتھ یہ کہانی بھی ہوتی تھی کہ وہ جگہ خدا کی رہائش گاہ کیسے بنی۔ اگر کسی ایک دیوتا کے کئی مندر ہوتے، تو سمجھا جاتا کہ ایک اصل جگہ ہے اور باقی صرف اس کی نقل ہیں—— جیسے یونانی دیومالا میں اولمپس پہاڑ۔ کچھ قوموں میں بڑے مندروں کا رواج نہیں تھا، لیکن پھر بھی یہ جاننا ضروری تھا کہ خدا کی موجودگی کہاں مل سکتی ہے۔ کنعانی لوگ، جن کے درمیان اسرائیلی آ کر بسے، بعل، ایل اور عنات جیسے دیوتاؤں کی عبادت کرتے تھے۔ قدیم رس شمرا تحریروں کے مطابق یہ دیوتا مخصوص پہاڑوں پر رہتے تھے، جہاں آسمان اور زمین ملتے ہیں، اور وہیں سے ان کی طاقت پورے ملک پر اثرانداز ہوتی تھی۔

اسرائیل کا خُدا

اس پس منظر کے مقابلے میں، پرانا عہد نامہ یہ بتاتا ہے کہ کائنات کے خالق خدا نے اسرائیل کے باپ دادا پر خاص وقتوں اور خاص جگہوں پر خود کو ظاہر کیا۔ اس نے ابرہام، پھر اسحاق، یعقوب اور ان کی نسل سے وعدہ کیا کہ انہیں ایک بڑی قوم بنائے گا، کنعان کی زمین دے گا اور ان کے ذریعے دنیا کی سب قوموں کو برکت ملے گی۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی خدا سے رشتہ صرف اسی کی طرف سے دئے گئے فضل کی بدولت ممکن ہے۔ خدا جب ظاہر ہوتا تھا تو صرف قدرت نہیں دیکھاتا بلکہ وعدے اور عہد بھی دیتا تھا۔ ابرہام، اسحاق اور یعقوب نے جہاں خدا نے خود کو ظاہر کیا، وہاں قربان گاہیں بنائیں۔ وہ کسی بھی جگہ قربانی نہیں دیتے تھے بلکہ صرف ان جگہوں پر جہاں خدا نے خود کو ظاہر کیا تھا، تا کہ دکھائیں کہ وہ خدا کے وعدوں پر ایمان رکھتے ہیں اور زمین اصل میں خدا کی ہے۔ اگرچہ خدا کا اصل مقام آسمان سمجھا جاتا تھا، لیکن وہ مخصوص جگہوں پر اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا تا کہ اپنی مرضی بتائے۔

خدا کا سب سے بڑا ظہور اسرائیل پر کوہِ سینا پر ہوا، جب وہ انہیں مصر سے نجات دے کر لایا۔ وہاں خدا نے اپنے عہد کی تفصیل بیان کی اور بتایا کہ وہ کس طرح عبادت کریں۔ موسیٰ کے گیت (خروج 15) میں پورا ملک خدا کے مقدس پہاڑ کی طرح بیان ہوا ہے—وہ جگہ جہاں خدا رہتا ہے اور جہاں سے وہ ہمیشہ حکمرانی کرتا ہے۔ یہی تصور بعد میں صیون پہاڑ اور ہیکل کے انتخاب میں پورے طور پر ظاہر ہوتا ہے، جہاں تمام قومیں مستقبل میں خدا کو ڈھونڈنے آئیں گی (یسعیاہ 2:3)۔

عبادت اور رہائی

کوہِ سینا اور اسرائیل کا ایمان:

بائبل میں خدا کے لوگوں کی عبادت خاص ہے کیونکہ اسے ہمیشہ اُن لوگوں کی عبادت کے طور پر دکھایا گیا ہے جنہیں خدا نے نجات دی ہے۔ سچی عبادت انسان کے خیال یا تخلیق سے شروع نہیں ہوتی، بلکہ خدا کے عمل سے شروع ہوتی ہے۔ بائبل کے شروع کے حصے بتاتے ہیں کہ خدا نے اپنا آپ ظاہر کیا، اپنے لوگوں کو دوسرے دیوتاؤں اور طاقتوں سے آزاد کیا، اور انہیں سکھایا کہ اسے کس طرح جواب دینا ہے۔ اگرچہ بہت سی قدیم قوموں کی عبادت میں اسرائیل سے مشابہت ملتی ہے، لیکن بائبل میں عبادت اپنے خاص اور منفرد عقائد کی وجہ سے بالکل الگ ہے۔

جب خدا نے اسرائیل کو مصر سے نجات دی اور انہیں سینا پر جمع کیا، تو موسیٰ پہاڑ پر چڑھا۔ خدا نے اسے حکم دیا کہ وہ لوگوں کو یاد دلائے کہ خدا نے انہیں کس طاقت اور محبت سے اپنے پاس لایا ہے (خروج 19:3-4)۔ پھر خدا نے بتایا کہ اس کے لوگ ہونے کا کیا مطلب ہے: "اگر تم میری بات مانو اور میرا عہد رکھو، تو سب قوموں میں سے تم میری خاص ملکیت ہو گے۔ ساری زمین میری ہے، لیکن تم میرے لیے کاہنوں کی بادشاہی اور مقدس قوم ہو گے۔" (خروج 19:5–6)

عبادت اور رہائی

کوہِ سینا اور اسرائیل کا ایمان:

ان کی نجات خدا کے اُن وعدوں کی تکمیل تھی جو اس نے ابرہام سے کیے تھے۔ اب انہیں بتایا جا رہا تھا کہ اس رشتے کو کیسے برقرار رکھنا ہے۔ یہ تین نام—"خاص ملکیت"، "کاہنوں کی بادشاہی"، "مقدس قوم"—یہ سب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسرائیل کو دوسری قوموں سے الگ کر کے خدا کے لیے خاص بنایا گیا تھا۔ ان کا کام تھا کہ دنیا کو دکھائیں کہ خدا کی حکومت کے تحت زندگی کیسی ہوتی ہے۔ یہی خدا کا اصل مقصد تھا کہ دنیا کی ہر قوم کو برکت ملے، جیسا کہ اس نے ابرہام سے وعدہ کیا تھا۔ ایک کاہن کے طور پر، اسرائیل کو صرف خدا کی خدمت کرنی تھی اور دنیا کے سامنے اس کے کردار اور مرضی کو ظاہر کرنا تھا۔ جس طرح ایک کاہن الگ ہوتا ہے تاکہ لوگوں کی خدمت کرے، اسی طرح اسرائیل دنیا کی خدمت اپنی پاکیزگی اور مختلف پہچان کے ذریعے کرتا۔

عبادت اور رہائی

کلام کا دیا جانا:

خروج 19 کے باقی حصے میں بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کو خدا سے ملاقات کے لیے کیسے خاص تیاری کرنا تھی، اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب خدا اُن پر ظاہر ہوا تو کیا ہوا۔ موسیٰ کو حکم ملا کہ وہ پہاڑ کے گرد حدیں مقرر کرے تاکہ لوگ حفاظت میں رہیں۔ خدا نے سختی سے خبردار کیا کہ کوئی بھی ان حدود کو پار نہ کرے ورنہ مارا جائے گا۔ لوگوں کو خدا کے قریب آنے سے پہلے پاک اور صاف ہونا ضروری تھا، کیونکہ وہ خدا کے مقدس پہاڑ پر اُس سے ملنے جا رہے تھے۔ خدا کے ظاہر ہونے کا منظر بتاتا ہے کہ کچھ بہت طاقتور، اور انسانی سمجھ سے بالاتر ہو رہا تھا۔ خدا اپنی عظیم پاکیزگی میں اُن کے قریب آیا اور اُن کی زندگیوں میں داخل ہوا۔ اس حیرت انگیز منظر کے دوران خدا نے موسیٰ سے کلام کیا۔ اس عظیم ظاہر ہونے کا مقصد یہ تھا کہ بنی اسرائیل ہمیشہ موسیٰ پر بھروسہ کریں کہ وہ خدا کا پیغام صحیح طور پر اُن تک پہنچائے گا (آیت 9)۔ اس بھروسے کا نتیجہ یہ ہونا تھا کہ وہ خدا کے کلام پر فرمانبرداری کریں (آیت 8)۔

عبادت اور رہائی

کلام کا دیا جانا:

خروج 20 ظاہر کرتا ہے کہ اسرائیل کا خدا سے تعلق کوئی الجھا ہوا یا پُراسرار تعلق نہیں تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ اُس کا اپنی قوم کے ساتھ ذاتی اور اخلاقی رشتہ ہو۔ اسی لیے اُس نے انہیں دس احکام عطا کیے جب وہ اُن کے پاس آیا۔ یہ احکام بتاتے ہیں کہ اُس خدا کے ساتھ کیسے زندگی گزارنی ہے جس نے انہیں غلامی سے نکالا اور اپنی قوم بنایا۔ ان احکام میں خدا سے خاص وفاداری، بت پرستی سے بچنا، خدا کے نام کا احترام، اور سبت کا دن پاک رکھنا شامل تھا (آیات 1–11)۔ ساتھ ہی گھریلو اور معاشرتی تعلقات میں صحیح رویّے کے احکام بھی شامل تھے (آیات 12–17)۔

یہ بات نئی نہیں کہ عبادت پوری زندگی کا طرزِ عمل ہے—یہی تعلیم پہلے سے پرانے عہد نامے میں موجود تھی۔

اسرائیل کی عبادتی رسومات:

دوسری قدیم قوموں کی طرح، اسرائیل نے بھی خدا کے ساتھ اپنا تعلق قربانیوں، رسومات، مقدس جگہوں، اور کاہنوں کے ذریعے ظاہر کیا۔ کاہن لوگوں اور خدا کے درمیان واسطہ بنتے تھے۔ اس پورے نظام کو تکنیکی طور پر کلٹ کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد وہ منظم طریقہ ہے جس کے ذریعے ایک مذہبی جماعت اپنی عبادت کرتی ہے—خاص اعمال، مقررہ رسومات، اور مقررہ مذہبی رہنماؤں کے ذریعے۔ آج کل کلٹ کا لفظ اکثر عجیب یا انتہا پسند مذہبی گروہوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن یہاں اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ غیر قوموں کے مذاہب میں بہت سی مختلف عبادت گاہیں اور مذہبی نظام تھے۔ لیکن اسرائیل میں خدا نے حکم دیا کہ ایک قومی عبادت کا نظام ہو اور ایک مرکزی عبادت گاہ (استثنا 12)۔ بعد میں نبیوں نے اسرائیل کو خبردار کیا جب بھی وہ اس منصوبے سے ہٹتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یہ روحانی کمزوری کی نشانی ہے (مثلاً 1 سلاطین 12:26–14:20)۔ اس عبادتی نظام (کلٹ) کا مذہبی اور سماجی لحاظ سے بہت اہم کردار تھا۔ یہ: مقدس اور عام چیزوں کے درمیان فرق واضح کرتا تھا، ہر فرد کو خدا کی قوم کی جماعت سے جوڑتا تھا، قوم کو یاد دلاتا تھا کہ وہ کیوں خدا کے لیے الگ کی گئی ہے اور خدا کے سامنے کیسے جینا ہے۔ کئی معاملات میں، اسرائیل کے عبادتی طریقے دیگر قوموں کے طریقوں سے ملتے جلتے تھے۔ لیکن بڑا فرق یہ تھا کہ اسرائیل کے طریقوں کو خدا نے خود نئے اور خاص معنی دیے تھے۔ ان کی رسومات محض روایات نہیں تھیں، بلکہ خدا کی سچائی اور خدا کے ساتھ ان کے تعلق پر مبنی تھیں۔

اسرائیل کی عبادتی رسومات:

خیمہ اجتماع کی اہمیت:

خروج 25–31 میں جو ہدایات دی گئی ہیں، وہ وہی ہیں جو خُدا نے سینا کے پہاڑ پر موسیٰ کو اکیلے میں دی تھیں۔ خدا نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل اپنی بہترین چیزیں خوشی سے نذرانے کے طور پر دیں، تاکہ ایک مقدس جگہ (مقدس خیمہ) بنائی جائے جہاں خدا ان کے درمیان رہ سکے۔ خدا نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک خیمہ ملاقات (یعنی خدا کی سکونت گاہ) بنائیں، بالکل اسی نمونے کے مطابق جو خدا موسیٰ کو دکھائے گا۔ خدا کی موجودگی کسی تصویر یا مورت سے نہیں جوڑی جا سکتی تھی، کیونکہ جب خدا نے ان سے بات کی تو انہوں نے اس کی کوئی شکل نہیں دیکھی تھی۔ لیکن پھر بھی، خدا کی موجودگی کا نشان یہی خیمہ بنانے کی ہدایات ہیں، جو خیمے کے اندر رکھا جانا تھا۔

خیمہ کیوں بنایا گیا؟ یہ خیمہ اس لیے بنایا گیا تھا کہ خدا کی موجودگی کا ساتھ لے جانے والا نشان ہو، کیونکہ قوم سینا سے وعدہ شدہ ملک کی طرف سفر میں تھی۔ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان کا خدا ہو گا اور وہ اس کے لوگ۔ اس لیے وہ ان کے ساتھ خاص طور پر موجود رہے گا، ان کی مدد کرے گا اور انہیں برکت دے گا۔ خیمہ اسی حقیقت کی علامت تھا: خدا ان کے درمیان بادشاہ کی طرح موجود ہے۔ خیمہ لشکر کے بالکل درمیان میں لگایا جاتا تھا، تاکہ ان کی پوری زندگی خدا کے ساتھ جڑی رہے۔

اسرائیل کی عبادتی رسومات:

کہانت، قربانی اور خدا کا جلال:

بائبل میں خدا کا جلال اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب وہ اپنی موجودگی دکھاتا ہے، حالانکہ وہ خود نظر نہیں آتا۔ بادل، آگ یا روشنی صرف اس کے جلال کو چھپانے کے لیے ہوتے ہیں، کیونکہ انسان خدا کے پورے جلال کو دیکھ نہیں سکتا۔ کوہِ سینا پر جو جلال ظاہر ہوا تھا، وہی بعد میں خیمۂ اجتماع میں ظاہر ہوا۔ اسی سے پتا چلتا تھا کہ خدا اپنے لوگوں کے درمیان ہے۔ خدا نے کاہنوں، قربانیوں اور اپنی موجودگی کو ایک ساتھ جوڑا۔ روزانہ خیمے کے دروازے پر قربانی چڑھائی جاتی تھی، اور خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ وہاں اپنے لوگوں سے ملے گا اور بات کرے گا۔ اس طرح وہ جگہ خدا کے جلال سے پاک اور مقدس ہو جاتی تھی۔ عام لوگ خیمے کے اندر نہیں جا سکتے تھے، لیکن کاہن خدا کی طرف سے مقرر کیے گئے تھے تاکہ وہ لوگوں کی نمائندگی کریں اور خدا کے حضور خدمت کریں۔ اس سب کا مقصد یہ تھا کہ:

خدا اپنے لوگوں کے ساتھ رہے۔

وہ اس بات کو جانیں کہ وہی خدا انہیں مصر سے نکال لایا۔

اور وہ جان سکیں کہ خدا ان کے درمیان رہنا چاہتا ہے۔

اسرائیل کی عبادتی رسومات:

خُداکانام اور خُداکی حضوری:

اسرائیل نے سونے کا بچھڑا بنا کر گناہ کیا۔ وہ اپنی مرضی سے خدا کو قریب لانا چاہتے تھے، جو غلط تھا۔ اس پر خدا ناراض ہوا اور کہا کہ وہ صرف ایک فرشتہ اُن کے آگے بھیجے گا، خود ساتھ نہیں چلے گا۔ موسیٰ نے خدا سے التجا کی کہ وہ پوری قوم کے ساتھ ہو۔ خدا نے موسیٰ کی دعا قبول کی۔ پھر موسیٰ نے خدا کا جلال دیکھنے کی درخواست کی۔ خدا نے اپنا پورا جلال نہیں دکھایا، بلکہ اپنا نام اور اپنی صفات ظاہر کیں — کہ وہ رحم کرنے والا، مہربان اور انصاف کرنے والا خدا ہے۔ خدا نے باوجود گناہ کے اپنا عہد دوبارہ قائم کیا۔ موسیٰ کا چہرہ خدا کی حضوری سے چمک اٹھا، جو ظاہر کرتا ہے کہ خدا تک رسائی صرف اُس راستے سے ہوتی ہے جو وہ خود بناتا ہے۔ اصل پیغام یہ ہے:

خدا اپنی حضوری اپنے کلام اور چنے ہوئے درمیانی کے ذریعے دیتا ہے۔
عبادت انسان کے بنائے ہوئے طریقوں سے نہیں، خدا کے مقرر کیے ہوئے طریقوں سے ہوتی ہے۔

Any Questions?